قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 02 جولائی 2021ء | 21 ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:156

فرمانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

درود شریف کا اجر

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ عَشۡرًا

(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبیؐ)

یعنی جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت نازل کرتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ جو شخص آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم پر عمدگی سے ایک دفعہ درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر بار درود بھیجیں گے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر6754)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

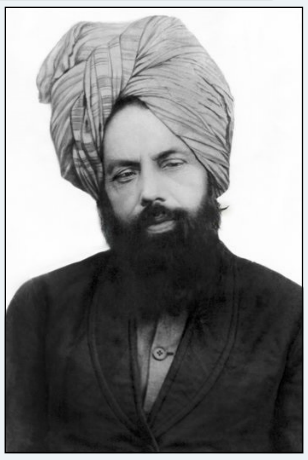

ایک عالم کا عالم مَرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا......وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مَرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا وہ مبارک نبی **حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم** ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔“

(اتمام الحجہ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

درود شریف سے لذت، انشراح اور حیات قلب

”درود شریف کے پڑھنے کی مفصل کیفیت پہلے لکھ چکا ہوں...... کسی تعداد کی شرط نہیں۔ اس قدر پڑھا جائے کہ کیفیتِ صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے۔ اور ایک انشراح اور لذت اور حیات قلب پیدا ہو جائے۔ اور اگر کسی وقت کم پیدا ہو۔ تب بھی بے دل نہیں ہونا چاہئے۔ سو جس قدر میسر آوے۔ اس کو کبریت احمر سمجھے۔ اور اس میں دل و جان سے مصروفیت اختیار کرے۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 26 پرانا ایڈیشن)

درود شریف حصول استقامت اور قبولیت دعا کا ذریعہ ہے

”رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہوگیا۔ تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔۔۔۔۔۔درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 38 ایڈیشن 1988ء)

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾

(الانبیاء: 108)

ترجمہ: اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴﴾

(الشعراء: 4)

ترجمہ: شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔

فرمان خلیفہ وقت

آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا معجزہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے ان معیاروں نے صحابہ میں کیا انقلاب پیدا کیا، یہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مَیں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکّا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ ان حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اس تبدیلی پر نظر کرے گا جو آپ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپ کی حقّانیت کی شہادت دینی پڑے گی۔ موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے۔“(آپ کے ماننے والے جو عرب کے لوگ تھے ان کی پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے کہ)”یَاۡکُلُوۡنَ کَمَا تَاۡکُلُ الۡاَنۡعَامُ (محمد: 13)“ (یعنی اس طرح کھاتے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں۔ جانوروں والی حالت ہے۔)”یہ تو ان کی کفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہوگئی یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (الفرقان: 65) یعنی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں“۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کے نقشے کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپ نے کیا“۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے“۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 144 تا 145۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

پس پہلوں سے ملنے والی آخرین کی اِس جماعت کے افراد کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس اُسوہ کی پیروی کرتے ہوئے جیسے صحابہ نے عبادتوں کے معیار بلند کئے ہم بھی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں اور صرف دنیاداری میں ہی نہ ڈوبے رہیں۔ ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام یہ رپورٹ دیتے ہیں کہ ہمارے اتنے فیصد نماز پڑھنے والے ہوگئے۔ چالیس فیصد۔ پچاس فیصد۔ ساٹھ فیصد۔ ہم تو جب تک سو فیصد عابد پیدا نہ کرلیں ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہئے اور صرف نظام نہیں بلکہ ہر شخص کو خود جائزہ لینا چاہئے کہ مَیں کس حالت میں ہوں۔

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- امام الزماں آخری آخری (منظوم)
- ہمارے شفیق اساتذہ
- یاد رفتگاں
- سیرالیون، مشاکارتیجن میں مسجد کا بابرکت افتتاح اور تقریب آمین

دربارِ خلافت

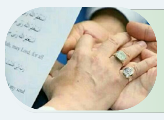

’’اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر مراکش کے ایک عبداللہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں چند ماہ سے آپ کے پروگرام دیکھ رہا ہوں اور مجھے آپ کا قرآنِ کریم کے مضامین کا ادراک اور تعمیری اسلامی طرزِ فکر بہت پسند آیا۔ یہ معروف بات ہے کہ روایتی تفاسیر میں بہت سی خرافات موجود ہیں اور غلط تفاسیر جو لوگوں کے دل و دماغ میں راسخ ہو گئی ہیں اور ان میں منطق اور عقل کے خلاف باتیں موجود ہیں مثلاً جنوں کے بارے میں یہ خیال کہ وہ لوگوں کو چمٹ جاتے ہیں اور غیر مرئی، غیر معمولی مخلوق ہے کو میں پہلے ہی رَد کرتا تھا۔ بعض جگہ بعض کمزور احمدیوں کو جن کی تعلیم صحیح نہیں ہے یا علم حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ خاص طور پر عورتوں میں اب بھی اس قسم کی وبا ہے۔ گو چند ایک ہی اَن پڑھ اور جاہل ہیں لیکن مَیں نے سنا ہے یہاں بھی ایسی ہیں۔ اُن کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر عقل مند انسان جو ہے اس کو رَد کرتا ہے۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے افسر سے حضرت آدم کے پہلے انسان نہ ہونے کے بارے میں بات کی اور میں نے کہا کہ فرشتوں نے جو یہ کہا کہ یہ فساد کرے گا اور خون بہائے گا تو اگر پہلے سے انسان موجود نہ تھے تو فرشتوں کو کیسے معلوم ہوا کہ بشر کے اندر خون ہوتا ہے وغیرہ۔ تو اُس افسر نے کہا کہ یہ بہت خطرناک خیالات ہیں۔ انہیں کسی کے پاس بیان مت کرنا۔ پھر لکھتے ہیں کہ پھر اچانک آپ کے چینل سے تعارف ہوا تو قرآنِ کریم کے زندہ اور روشن کتاب ہونے کے بارے میں آپ کے بیان سے بہت خوش ہوا۔ فضلوں اور احسانوں والے خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کو اپنے نورانی اسرار الہام کئے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کی عقلوں میں پڑے شکوک و شبہات کے اس ڈھیر کا صفایا کر دیا جائے جس نے عقل کو ماؤف کر چھوڑا تھا اور جس کے نتیجے میں عرب تمدنی اور تہذیبی ترقی کے قافلہ سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور گراوٹ اور انحطاط اور پستی اور تفرقہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ مجھے لکھتے ہیں کہ حضور! میری بیعت قبول فرمائیں۔ مجھے آج جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر بڑے فخر کا احساس ہو رہا ہے۔

پھر سلطنتِ عمان کے ایک یاسر صاحب ہیں۔ انہوں نے جون 2011ء میں لکھا کہ ایک عرصے سے حق کی تلاش میں تھا جسے اب پالیا ہے۔ الحمدللہ۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر شدت سے خواہش ہوتی تھی کہ کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّت کی ترقی کی خاطر دوبارہ آجائیں۔ ایک بار مختلف چینل گھما رہا تھا کہ اچانک ایم۔ ٹی۔ اے کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر یوں لگا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہو۔ یہ تصویر دل میں گھر کر گئی۔ ایک روز کسی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے بارے میں ذکر کیا اور دجال کے بارے میں بتایا کہ اس سے مراد عیسائی پادری ہیں۔ میں نے شروع میں اس کی سخت مخالفت کی لیکن بعد میں حقیقت کھل گئی۔ اس رات دو بجے تک ایم۔ ٹی۔ اے دیکھتا رہا اور جماعت اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ محبت بڑھتی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے صحیح اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی اور قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب اور حضرت خلیفہ ثانی کی تفسیرِ کبیر پڑھی اور بہت پسند آئیں اور پھر مجھے لکھتے ہیں کہ آپ سے ملاقات کا بہت شوق ہے۔ دعا کریں۔ تو یہ لوگ نہ صرف بیعت کر رہے ہیں بلکہ بیعت کر کے اپنے علم کو بڑھا بھی رہے ہیں۔ یہ اُن لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو اپنے آپ کو پیدائشی احمدی سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بس ہمارے خون میں احمدیت ہے تو اب مزید علم حاصل کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ اپنے تقویٰ کو، نیکیوں کے معیاروں کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر ایک خاتون ہیں، بیریفان صاحبہ، ان کے دو بچے بھی ہیں۔ ناروے میں رہتی ہیں اور کردستان کی ہیں۔ کہتی ہیں کہ 2006ء میں اچانک ایم۔ ٹی۔ اے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ آپ کی باتیں اور اسلام کی صحیح تصویر آپ سے سن کر بہت خوشی ہوئی۔ بعد میں اس چینل کا نمبر کہیں گم ہو گیا۔ اچانک 2010ء میں ایک روز پھر مل گیا۔ پروگرام ’’اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر‘‘ چل رہا تھا۔ آپ کے دلائل تفسیرِ قرآن سن کر بہت متاثر ہوئی۔ پروگرام کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دکھائی گئی۔ آپ کی صداقت پر ایک لمحے کے لئے بھی شک نہ ہوا۔ تاہم افسوس ہوا کہ ابھی تک آپ کے بارے میں پتہ کیوں نہ چلا۔ البتہ آپ کے نبی ہونے کے بارے میں خلش تھی جو جماعت کی طرف سے دی گئی بقیہ صفحہ 7 پر

امام الزماں آخری آخری

یہ زمیں آخری یہ زماں آخری،
اور امام الزماں آخری آخری
اہلِ حق کے لئیے ہے یہ بات آخری،
اِک چمکتا نشاں آخری آخری
تاجدارِ حرم کے پرستار ہیں،
عشق و مستی میں مخمور و سرشار ہیں
مانتے ہیں اُسے خاتمُ الانبیاء،
رحمتِ دو جہاں آخری آخری
جتنے پردے تھے سارے ہٹائے گئے
آخریں اوّلیں سے ملائے گئے
اب خلافت کا ہے دائمی سلسلہ
جو بنا سائباں آخری آخری
ایک ہی دُھن ہے اپنی کہ پیغامِ حق
لے کے پہنچیں زمیں کے کناروں تلک
نیک فطرت ہے جو وہ ضرور آئے گا
ہم نے دے دی اذاں آخری آخری
راہِ حق سے کبھی بھی ہٹیں گے نہیں،
عہد و پیماں سے اپنے پھریں گے نہیں
جب ضرورت پڑی جاں لُٹا دیں گے ہم،
لکھ لو میرا بیاں آخری آخری
ہم جو بے گھر ہُوئے تو کدھر جائیں گے،
تیرے در سے اُٹھیں گے تو مر جائیں گے
اے مسیح الزماں! برکتوں کا نشاں
یہ ترا آستاں آخری آخری
جس کو شک ہے وہ آ کر یہاں دیکھ لے،
نُور ہی نُور ہے طُور ہی طُور ہے
بھر گیا ہے یقیں سے دلِ مُضطرب،
چھٹ گیا ہے گُماں آخری آخری
اِک زمانہ ہُوا دُکھ اُٹھائے ہُوئے، پھُول
دے کر اُنہیں سنگ کھائے ہُوئے
ہونے والا ہے مولیٰ کی تقدیر سے
فیصلہ اب یہاں آخری آخری

ڈاکٹر فضل الرحمن۔ تنزانیہ

ایڈیٹر کے قلم سے

ہمارے شفیق اساتذہ

استاد اور شاگرد کے رشتے اور تعلق پر خاکسار اس سے قبل قلم آزمائی کر چکا ہے۔ جس میں خاکسار نے تحریر کیا تھا کہ ایک تو اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں پڑھانے والے اساتذہ، ٹیچرز اور پروفیسرز ہوتے ہیں جن سے طلبہ باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ان کی تعظیم مسلم ہے۔ دوسرے ہم میں سے ہر ایک، ایک دوسرے سے شاگرد اور استاد کا تعلق رکھتا ہے۔ ہم معاشرہ میں، گھروں میں ایک دوسرے سے خاموش تعلیم حاصل کرتے رہتے ہیں حتی کہ ہم گھروں میں بچوں کی نئی اداؤں، حرکتوں کو دیکھتے اور ان کی توتلی زبان سے حظ اٹھاتے اور بعض اوقات سبق بھی لیتے ہیں۔ تو ان معنوں میں یہ چھوٹی عمر والے بچے بھی بڑوں کے استاد بن جاتے ہیں۔ اس لئے معاشرہ میں بسنے والے ہر شخص کی تعظیم و تکریم ہر دوسرے پر لازم ہے۔ آنحضور ﷺ نے بھی فرمایا ہے۔ کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور شفقت نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کے شرف، عزت اور ادب کو نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی) اور ایک روایت میں ہے جو بزرگوں کا حق ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔ (سنن ابی داؤد)

جہاں تک اسکولز، کالجز میں باقاعدہ تعلیم دینے اور تعلیم حاصل کرنے کا تعلق ہے۔ ان پر یہ حدیث صادق آتی ہے۔ ہم نے کئی بار دیکھا اور سنا ہے کہ مختلف علاقوں میں جب ٹیچر، ججز کے روبرو پیش ہوتا ہے تو وہ کھڑے ہو کر استقبال کرتے ہیں۔ کہ ان کی بدولت ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل جرمنی کی چانسلر انجیلا مرکل سے بعض ججوں نے مطالبہ کیا کہ ہماری تنخواہیں بھی ٹیچر حضرات کے برابر کی جائیں۔ چانسلر نے یہ کہہ کر تنخواہیں بڑھانے سے انکار کر دیا کہ آپ ججز ان اساتذہ ہی کی وجہ سے اس مقام پر پہنچے ہیں۔

آج ٹیچرز نے اپنے شعبہ کو پیسہ کمانے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ جس کی وجہ سے ٹیچرز کا مقام و مرتبہ مجروح ہوا ہے۔ ہمارے وقتوں میں ٹیچرز کا ایک بلند مقام و مرتبہ ہوتا تھا۔ استاد اور شاگرد میں پیار و محبت اور ادب و عقیدت کا رشتہ تھا۔ کچھ عرصہ قبل مکرم منور احمد خورشید صاحب سابق مبلغ سلسلہ یوکے نے اپنی نئی تصنیف ''یادوں کے دریچے'' بغرض تبصرہ مجھے بھجوائی۔ جو آنمحترم کی اپنی یادوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے جامعہ احمدیہ ربوہ کی یادوں کے ذکر میں اُن بزرگ اساتذہ کی فہرست بھی دی ہے جن کی شاگردی ہمارے حصہ میں آئی اور اُن سے دعائیں لیں۔ دوسری طرف روزنامہ ''الفضل'' لندن آن لائن میں یکے بعد دیگرے ان بزرگ اور دعا گو اساتذہ میں سے درج ذیل دو کی سیرت پر مشتمل مضامین شائع ہوئے۔

* حضرت سید میر داؤد احمد غفر اللہ از مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب سابق مبلغ یوکے
* حضرت ملک سیف الرحمٰن غفر اللہ از مکرم داؤد احمد قریشی صاحب مبلغ سلسلہ یوکے

ان مضامین اور فہرست اساتذہ کو دیکھ اور پڑھ کر ارشاد رسول ﷺ ''اُذۡکُرُوۡا مَوۡتَاکُمۡ بِالۡخَیۡرِ'' کے تحت لکھنے کا ارادہ کیا اور ان بزرگ اساتذہ کی سیرت اور خاکسار کے ساتھ بیتے واقعات سینۂ قرطاس میں اکٹھے ہونے لگے۔ جو قارئین کرام کی خدمت میں اس دُعا کی درخواست کے ساتھ پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن اساتذہ کے درجات بلند فرماتا رہے جو وفات پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی نیکیاں اور خوبیاں ہمارے اندر سرایت کرتا رہے اور جو ابھی بفضل اللہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کی دعاؤں کا فیض ہم طلبہ کو پہنچتا رہے۔ ذیل میں خاکسار بعض واقعات بھی تحدیث نعمت کے طور پر بیان کرے گا جو انہی اساتذہ کی محبت اور شفقت کا نتیجہ تھا۔

اب اساتذہ کے شمائل و سیرت بیان کی جاتی ہیں۔

☆حضرت سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم

خاکسار جامعہ احمدیہ کے اپنے اساتذہ کے ذکر میں سب سے قبل حضرت سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر کرنا چاہے گا۔ خاکسار نے جب 1970ء میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تو آپ پرنسپل جامعہ احمدیہ تھے۔ گو خاکسار نے آنجناب سے شاگردی اور تلمیذ کا براہ راست حصہ تو نہیں پایا مگر آپ کی بارعب شخصیت مگر شفقت بھرے رویہ سے بہت کچھ سیکھا اور آپ کی محبتیں، شفقتیں اور عنایات سمیٹیں۔ یہ سلسلہ زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکا اور ہم ابھی درجہ ثانیہ ھی میں تھے کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ وصال سے قبل ایک روز ہماری پوری کلاس کے شور مچانے پر آپ نے بید کے ساتھ ہماری اصلاح کی۔ پھر خود ہی اس بات کا احساس ہو گیا۔ اسی روز شام کو ہمیں جامعہ احمدیہ کی چھت پر اکٹھا کروایا اور سموسوں، شیزان اور برفی سے ہماری ضیافت فرمائی۔ جامعہ کے کارکنان نے آگے بڑھ کر ہمیں سموسے وغیرہ دینے کی کوشش کی۔ جس پر آپ نے انہیں یہ کہتے ہوئے روک دیا کہ ''آج یہ میرے مہمان ہیں ان کی ضیافت میں خود کروں گا'' اور خود اُٹھ کر ہمارے سامنے سموسوں کی ٹرے اور پھر شیزان کا کریٹ لے کر گزرتے جاتے اور ہم حسب توفیق لیتے جاتے۔ کیا ہی شفقت کا ماحول تھا۔

آپ حدیث کے ماہر تھے اور اعلیٰ کلاسز کو حدیث پڑھایا کرتے تھے۔ آپ اپنے عمل اور پاک کردار سے طلبہ کی تربیت کرتے تھے۔ ہم طلبہ کو پینٹ پہننے کی اجازت تھی مگر شرٹ یا بوشرٹ کو پینٹ کے اندر ڈالنے کی اجازت نہ ہوتی تھی۔ مسجد کے اندر تہبند پہننے نہ دیتے تھے بلکہ مسجد اقصیٰ میں جمعہ کے روز اور مسجد مبارک میں اکثر طلبہ پر اس حوالہ سے خفیہ نگاہ رکھتے اور تربیت فرماتے۔

☆حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب غفر اللہ

آپ فقہ اور صرف و نحو کے استاد تھے۔ جماعت میں مفتی سلسلہ بھی تھے۔ آپ بہت شفیق اور طلبہ سے پیار و محبت سے پیش آنے والے استاد تھے۔ آپ کوارٹرز تحریک جدید سے سائیکل پر جامعہ آیا کرتے تھے۔ ان دنوں ریلوے لائن کی طرف جامعہ کا گیٹ ہوا کرتا تھا۔ جو عموماً آمد و رفت کے لئے کھلا رہتا تھا۔ غالباً ایک دفعہ 1972ء کی بات ہے کہ خاکسار اپنے گھر واقع دارالصدر جنوبی بالمقابل یادگار حضرت اماں جانؓ سے بھاری بھر کم کتب ہاتھوں میں تھامے پیدل جامعہ جا رہا تھا کہ ریلوے پھاٹک کے پاس عقب سے محترم ملک صاحب کے ''السلام علیکم'' کہنے کی آواز آئی۔ ابھی میں سلام کا جواب نہ دے پایا تھا کہ وہ میرے دائیں طرف اپنی سائیکل سے اُتر کر کھڑے یوں گویا ہیں کہ ''آپ کو جامعہ سے دیر ہو رہی ہے۔ اس لئے آپ سائیکل چلائیں اور میں پیچھے بیٹھ جاتا ہوں۔ آپ کے تاخیر سے جامعہ پہنچنے پر میر صاحب (میر داؤد احمد) ناراض ہوں گے''۔ میں نے عرض کی کہ ملک صاحب! میں تو کسی کو پیچھے بٹھا کر سائیکل نہیں چلا سکتا۔ مکرم ملک صاحب کی عظمت اور مقام کا بھی ڈر تھا۔ تو آپ نے مجھے اپنی سائیکل تھما دی کہ آپ اِسے لے کر فوراً جامعہ پہنچیں تا تاخیر کی وجہ سے آپ کو سزا نہ ہو۔ میں پیدل آجاتا ہوں۔ کمال کی شفقت تھی طلبہ کے ساتھ۔

صرف و نحو خشک مضمون ہونے کے باوجود میرا پسندیدہ مضمون تھا اور اکثر سو میں سے سو یا اٹھانوے، ننانوے نمبرز آتے۔ کوئی طالب علم کسی استاد کے مضمون میں اتنے اعلیٰ نمبرز لے تو استاد اس طالب علم سے محبت ضرور کرتا ہے اور شفقت سے بھی پیش آتا ہے۔ تو آپ مجھ سے اس ناطے پیار بھی کرتے تھے۔ اور میرا پرچہ تمام پرچوں میں سے لکھائی کو پہچان کر پہلے دیکھ کر اور مارکنگ کر کے خوشی سے مجھے بتلا بھی دیتے۔ ایک دفعہ امتحان ختم ہونے کے اگلے ہی روز جامعہ میں سالانہ کھیلیں تھیں۔ اس پر مجھے دیکھ کر اپنے قریب بلوا کر کہنے لگے کہ میں نے رات ہی آپ کا پرچہ دیکھ لیا تھا۔ شام کو گھر آکر دیکھ لیں۔ (1۔ امتحان کا آخری پرچہ صرف و نحو ہی کا تھا۔ 2۔ ہم دونوں ایک ہی محلہ کے رہائشی تھے۔)

آپ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب غفر اللہ کی وفات کے بعد جامعہ کے قائم مقام پرنسپل مقرر ہوئے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو مستقل بنیادوں پر پرنسپل مقرر فرما دیا۔ باوجود آپ کی نرم طبیعت کے آپ نے مکرم میر صاحب کی روایات کو زندہ رکھا اور دعاؤں کے ساتھ اپنے فرائض کو احسن رنگ میں نبھایا۔ آپ کو فقہ اور صرف و نحو کے مضامین پر اس قدر عبور تھا کہ آپ بغیر کسی کتاب یا کاغذ کی مدد سے زبانی لیکچر دیا کرتے تھے۔ آپ نے جامعہ کے دور میں طلبہ کی آسانی کے لیے فقہ احمدیہ اور صرف و نحو پر کتب تصنیف فرمائیں۔ خاکسار کو ہر دو کتب میں آپ کے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق ملی۔ اس کام کے لئے خاکسار روزانہ کی بنیاد پر آپ کے گھر جاتا رہا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

دوران جامعہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کی زیارت کی توفیق دی۔ آپؐ کی داڑھی اُس سائز سے قدرے کم دیکھی جو احادیث میں آپؐ کے شمائل میں بیان ہوئی ہے۔ خاکسار آپ کے گھر بیٹھا کام کرتا رہا۔ مگر مجھے تعبیر پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ کہ ملک صاحب کیا سوچیں گے کہ وڈا صوفی بنیا پھردا اے۔ کام کے دوران نماز کا وقت ہو گیا اور ہم دونوں محلہ دار ہونے کی وجہ سے مسجد محمود (تحریک جدید) میں نمازیں ادا کرتے تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ آئیں! نماز پڑھ آئیں۔ ہم پیدل ہی نماز کی ادائیگی کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ راستہ میں دارالضیافت کے سامنے پہنچ کر میرے اندر تعبیر پوچھنے کی جرأت پیدا ہو گئی۔ جب میں نے خواب بیان کی تو مجھے کہنے لگے (آپ جید قسم کے معبر بھی تھے) کہ اپنی داڑھی بڑھا لیں۔ کسی بزرگ کی شخصیت میں کسی کمی کو دیکھنے سے اپنے اندر (یعنی خواب دیکھنے والے کے اندر) وہ کمی ہوتی ہے۔ خاکسار نے اس وقت تو اپنی داڑھی بڑھالی مگر بوجہ بڑھی ہوئی اور گھنی داڑھی میں خارش کے، جاری نہ رکھ سکا۔ جس کا مجھے آج بھی قلق اور افسوس رہتا ہے۔

☆مکرم مولانا محمد شریف صاحب مرحوم مبلغ بلاد عربیہ

آپ وجیہ شکل و صورت، لمبی داڑھی، سر پر رنگ دار شملہ والی پگڑی اور آدھا کوٹ (یہ کوٹ حضرت مصلح موعودؓ کے کوٹ کے نام سے موسوم ہوتا تھا) زیب تن کرتے۔ دارالرحمت وسطی سے پیدل جامعہ میں آیا کرتے تھے۔ تفسیر القرآن پڑھایا کرتے تھے۔ آپ کا انداز تدریس بہت سہل اور اچھوتا تھا۔ آپ قرآن کریم کی عملی تصویر نظر آتے تھے۔ اور بعض اوقات تدریس کے دوران عملی طور پر سمجھاتے تھے۔ جیسے مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اپنی پگڑی کھول کر گانٹھ دے کر اور اکڑوں بیٹھ کر دکھلایا۔ آپ مبلغ بلاد عربیہ والے کہلاتے تھے اور فلسطین میں بطور مبلغ خدمات بجا لا چکے تھے۔

میں جب نائب ناظر اصلاح وارشاد تھا۔ تو مجھے ایک مربی صاحب نے ''سر'' کہہ کر پکارا۔ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے ''سر'' کے استعمال سے منع کیا کہ مجھے ''سر'' کہلانا پسند نہیں اور نہ ہی میں کسی کو ''سر'' کہنا پسند کرتا ہوں۔ یہ انگریزوں کا طریق ہے۔ میں اسلام آباد پاکستان میں بھی رہا ہوں۔ جہاں ''سر'' کہے بغیر بات نہیں ہوتی لیکن میں نے وہاں بھی اپنے آپ کو ''سر'' کہلانا پسند نہ کیا اور نہ ہی کبھی کسی کو ''سر'' کے لفظ سے مخاطب کیا۔ وہ مربی صاحب مجھے بے ساختہ کہنے لگے کہ کیا آپ نے کبھی جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کو بھی ''سر'' کے لقب سے مخاطب نہیں کیا؟ خاکسار نے مربی صاحب کو بتایا کہ ہمارے اساتذہ بہت بزرگ تھے۔ اکثر پگڑیاں، اچکن اور آدھے کوٹ زیب تن کرتے تھے۔ ان کا رتبہ ''سر'' کے لقب سے بہت بلند تھا۔ ہم ان کو مولوی صاحب، مولانا یا ان کا نام لے کر عزت سے پکار لیا کرتے تھے۔

☆مکرم محمد احمد جلیل صاحب مرحوم مفتی سلسلہ

آپ جامعہ احمدیہ کے کمپاؤنڈ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ ویسٹ کوٹ یا اچکن اور کبھی کبھار چھوٹے کوٹ کے ساتھ ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ ہم نے آپ سے حدیث اور فقہ پڑھا تھا۔ آپ بہت دھیمے مزاج کے مالک اور طلبہ کے ہر دلعزیز استاد تھے۔ چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ اُن کا جامعہ کی طرف آنا مجھے آج بھی یاد ہے۔ طلبہ کے ساتھ ہنسی مذاق وغیرہ بھی کر لیتے تھے۔ اپنے گھر سے یا کنٹین سے طلبہ کی ضیافت بھی اکثر کرتے رہتے تھے۔

☆ مکرم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم عربی دان

آپ عربی دان تھے۔ ہمیں انشاء مضمون پڑھایا کرتے تھے۔ بہت سادہ اور بزرگ ہستی کے مالک تھے۔ پڑھانے کا انداز بہت سادہ تھا اور طلبہ سے ڈانٹ ڈپٹ بھی کر لیتے تھے مگر اس ڈانٹ میں بھی پیار ہوتا تھا۔ جامعہ کے کمپاؤنڈ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ اکثر ٹوپی پہنا کرتے اور ویسٹ کوٹ بھی ہوتی لیکن فنکشن وغیرہ پر چھوٹے کوٹ اور بسا اوقات اچکن میں بھی نظر آتے۔

آپ اکثر عربی اخبار ورسائل کے تراشے اپنی جیب میں ڈال کر ساتھ لاتے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی عربی کتاب ہاتھ میں پکڑی ہوتی اور آتے ہی کسی طالب علم کو بلا کر اس کے ہاتھ میں وہ کتاب یا تراشہ تھما کر ہدایت دیتے کہ فلاں جگہ سے پڑھو اور گرائمر کے مطابق اس کی تصحیح کرتے جاتے۔ تحریر بہت خوش خط تھی۔ بلیک بورڈ پر جب عربی لکھتے تو یوں لگتا جیسے موتی پرو رہے ہیں۔ آپ کی جماعتی کتب بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُردو کتب کا عربی زبان میں ترجمہ کی خدمات لازوال ہیں۔

☆ مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب مرحوم

آپ فیکٹری ایریا سے سائیکل پر تشریف لاتے تھے۔ عموماً اچکن اور ٹوپی مگر بسا اوقات شملہ والی پگڑی بھی پہنتے تھے۔ آپ علم کلام پڑھایا کرتے تھے۔ آپ بلا کے شعلہ بیان خطیب تھے۔ بالخصوص سیرت کے مضمون کو بہت عمدہ اور اچھوتے رنگ میں بیان کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق اسی حوالہ سے ایک موقع پر ذکر فرمایا ہے۔ یوم مسیح موعودؑ، یوم مصلح موعودؓ پر آپ کی مسجد مبارک میں تقاریر آج بھی کانوں میں رس گھولتی ہیں۔

آپ علم کلام کے ماہر تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور دیگر کتب علم کلام پر پورا عبور رکھتے تھے۔ آپ کا اسلوب تدریس بہت سادہ اور اس حد تک پُرکشش تھا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی دلچسپی اور شوق ہمارے دلوں میں پیدا کیا۔ خاکسار نے تو اس شوق کے پیش نظر تمام کتب حضرت مسیح موعودؑ کا خلاصہ مختلف ایکسر سائز بکس پر تیار کیا اور ان خلاصہ جات سے خاکسار کے کلاس فیلوز نے بھی خوب فائدہ اُٹھایا۔

☆مکرم محمد احمد ثاقب صاحب مرحوم

آپ بھی تحریک جدید کے کوارٹرز میں رہا کرتے تھے۔ بعد میں دارالعلوم میں اپنا گھر تعمیر کروا کر وہاں منتقل ہوگئے تھے۔ آپ بھی سائیکل پر جامعہ آتے۔ بہت سادہ لوح تھے۔ اکثر ٹوپی اور شلوار قمیض میں ملبوس نظر آتے تھے۔ فقہ کے ماہر تھے اور اعلیٰ کلاسز کے طلبہ کو فقہ پڑھایا کرتے تھے۔ طلبہ کے لئے بہت شفیق اور ہمدرد وجود تھے۔ دھیمے مزاج کے مالک تھے۔

☆مکرم مولانا نورالحق انور صاحب مرحوم

آپ دارالعلوم سے سائیکل پر آیا کرتے تھے۔ بالعموم سادہ لباس اور ٹوپی میں نظر آتے۔ کبھی کبھار اچکن اور پگڑی بھی پہن لیا کرتے تھے۔ تفسیر القرآن اور ترجمۃ القرآن پڑھاتے تھے۔ امریکہ میں بطور مبلغ خدمات بجا لا چکے تھے۔

☆ مکرم نورالحق تنویر صاحب مرحوم

آپ عربی ادب کے استاد تھے علاوہ ازیں ناظم امتحانات اور ناصر ہوسٹل کے انچارج بھی رہے۔ بہت شیریں زبان کے مالک تھے۔ تدریس کا لہجہ بھی بہت نرم تھا۔ تدریس کے دوران ہم طلبہ آنمحترم کو باتوں میں آسانی سے لگا لیا کرتے تھے۔

آپ ریلوے روڈ دارالرحمت سے سائیکل پر جامعہ آیا کرتے تھے۔ ٹوپی، شلوار قمیض اور کبھی کبھی پینٹ شرٹ بھی پہن لیا کرتے تھے۔ عربی ایسے فی البدیہی بولتے کہ آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ طلبہ کے ساتھ بھی عربی میں بات کرتے بالخصوص کلاس روم میں۔ تا طلبہ بھی عربی بولنے کے قابل ہوسکیں۔

☆مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مرحوم

آپ پگڑی، اچکن میں ملبوس، ہاتھ میں گھونٹی لئے احاطہ خاص سے پیدل جامعہ احمدیہ تشریف لاتے۔ اور اعلیٰ کلاسوں کو ایک دو پیریڈ پڑھا کر واپس تشریف لے جاتے۔ ہم نے درجہ رابعہ اور خامسہ میں آپ سے تفسیر کشاف اور دوسرے مفسرین کی تفاسیر کے علاوہ تصوف پڑھی ہے۔ جو عربی میں تھیں۔ آپ سہل زبان میں ان کا ترجمہ اور تشریح کیا کرتے تھے۔ آپ جامعہ کی فیکلٹیز میں سے تھے۔

☆ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب مرحوم

آپ کا گول بازار ربوہ میں خورشید دواخانہ کے نام سے اپنا دواخانہ تھا۔ خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ ربوہ کے صدر عمومی بھی تھے۔ آپ بالعموم اچکن اور کراکلی ٹوپی پہنے رکھتے تھے۔ دواخانہ میں بھی اچکن زیب تن ہوتی۔ آپ پیدل یا کبھی کبھار اپنی گاڑی پر جامعہ میں تدریس کے لئے آیا کرتے تھے۔ آپ مولوی فاضل تھے اور حدیث کے ماہر تھے۔ آپ بھی جامعہ کی فیکلٹیز میں سے تھے۔

آپ صدر عمومی ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے محلہ کے صدر بھی تھے۔ خاکسار نے پہلے ناظم اطفال اور بعد ازاں زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالصدر جنوبی خدمت کی توفیق پائی۔ محلہ میں خدام اور اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات اور لوکل اجتماعات پر تشریف لا کر اطفال و خدام سے خطاب فرمایا کرتے، انعامات تقسیم کرتے اور ان نونہالوں کے روشن مستقبل کے لئے ڈونیشن بھی دے دیا کرتے تھے۔

☆ مکرم عبد الرزاق صاحب مرحوم ۔ پی ٹی آئی

آپ سے ہم طلبہ نے براہ راست علم کا فیض تو نہیں پایا۔ تاہم آپ جامعہ میں پی ٹی آئی ٹیچر تھے۔ آپ سے ہم نے پی ٹی اور کھیلوں میں بہت کچھ سیکھا اور ہماری اخلاقی تعمیر میں آپ کا بھی بہت عمل دخل ہے۔ آپ جامعہ کے کمپاؤنڈ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ پی ٹی آئی ٹیچر زبالعموم سخت طبیعت کے واقع ہوتے ہیں مگر آپ تحمل مزاج، نرم خو اور طلبہ سے شفقت سے پیش آتے تھے۔

جامعہ میں داخلہ کے وقت محترم اباجان مرحوم نے خاکسار کو سفید رنگ کے دو شلوار قمیض اور مکیشن لے دی۔ مگر جلد ہی جامعہ میں یونیفارم کا اعلان ہوگیا جس میں تسمے والے بوٹ پہننے کا حکم بھی شامل تھا۔ محترم سید میر داؤد احمد صاحب غفر اللہ روزانہ ہی مجھے اسمبلی سے باہر نکال کر شروع میں تو تسمے والے بوٹ خریدنے کی ہدایت کرتے رہے۔ ایک دن فٹبال گراؤنڈ کا چکر لگانے کو کہا۔ میں چکر لگا کر آپ کے دفتر چلا گیا اور محترم ابا جان مرحوم کا (جو ایک اعلیٰ سرکاری افسر تھے اور نہایت دیانت داری سے گزر بسر کرتے تھے) یہ پیغام دیا کہ ''میں نے آپ کے جامعہ میں جانے کی خوشی میں اپنی جیب کاٹ کر آپ کو نئی مکیشن لے دی ہے۔ آپ کے سات بہن بھائی اور بھی ہیں۔ ہر ماہ اگر ایک کو جوتا لے کر دوں تو آٹھویں مہینے آپ کی باری آئے گی'' لہٰذا مجھے مکیشن پہننے کی اجازت دے دیں۔ آپ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جامعہ کا ڈسپلن قائم رہے گا اور تسمے والے جوتے ہی آپ کو پہننے ہوں گے۔ اور ساتھ ہی بیل دے کر پی ٹی آئی صاحب کو بلوا کر ہدایت دی کہ انہیں بازار سے تسمے والے بوٹ خرید کر دے دیں۔ مکرم پی ٹی آئی صاحب نے شام کو ماڈرن اسٹور سے باٹا کے جوتے خرید کر مجھے دیئے جو اُس وقت یعنی 1970ء میں انیس روپے ننانوے پیسے کے آئے تھے۔

بات جامعہ کے ڈسپلن کی چلی ہے تو محترم میر صاحب پرنسپل جامعہ روزانہ اسمبلی کے عقب میں کالی عینک پہنے کھڑے ہوتے تھے۔ جس طالب علم کے لباس میں کمی نظر آتی اس کو توجہ دلاتے۔ جیسے اگر جوتے پالش نہ ہوں یا کپڑے استری نہ ہوئے ہوں۔ ٹوپی سیدھی نہیں پہنی یا پہنی ہی نہیں۔ ایک دفعہ قمیض کے بازو کے کف کو دو دفعہ فولڈ کرنے کا رواج آیا تو طلبہ نے بھی ایسا کرنا شروع کر دیا۔ ایک دن اسمبلی میں بہت سے طلبہ کے کف کو فولڈ کئے دیکھ کر فرمایا ''آپ کسی فیکٹری میں کام کرنے نہیں آئے یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں۔ اس لئے کف کے بٹن بند کر کے رکھیں۔''

ورزش اور پی ٹی آئی کے لگا ہے بگاہے عملہ حفاظت خاص حضرت

خلیفۃ المسیح سے بھی بعض دوست فیکلٹیز پر متعین ہوتے رہے۔

☆مکرم مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب ۔ مبلغ بلاد عربیہ

آپ کوارٹرز تحریک جدید سے سائیکل پر جامعہ آیا کرتے تھے۔ ہر وقت اچکن اور ترکی ٹوپی پہنے ہوتے تھے۔ آپ نے ہمیں قرآن، عربی اور کلام پڑھایا۔ آپ کا جسم بھاری بھر کم تھا۔ اس لئے آہستہ آہستہ چلتے تھے۔ ایک روز (جب ہم درجہ ثانیہ میں تھے) آپ کا پیریڈ تھا اور آپ لیٹ ہو گئے۔ چونکہ ہماری کلاس تعداد کے لحاظ سے جامعہ کی سب سے بڑی کلاس تھی۔ ہم کل 37 طلبہ تھے۔ فارغ وقت میں چند طلبہ معمولی بات بھی کرتے تو شور ہو جاتا تھا۔ اس شور کو سن کر مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اپنے دفتر سے اُٹھ کر آئے اور پوچھا کس کا پیریڈ ہے؟ ہم میں سے ایک طالب علم نے کہا"۔ مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب کا پیریڈ ہے۔ ریل گاڑی کی وجہ سے ریلوے پھاٹک بند ہے تو وہ وہیں کھڑے ہوں گے کیونکہ وہ ساتھ چرخی والے راستے سے گزر نہیں سکتے۔" مکرم ملک صاحب اپنی جیب سے سرخ رنگ کا رومال نکال کر منہ پر رکھ کر ہنستے ہوئے واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد شیخ صاحب جب آئے تو ہم نے یہ واقعہ ان کو سنایا۔ آپ بھی یہ کہتے ہوئے ہنس دیئے کہ واقعی پھاٹک بند ہونے کی وجہ سے میں وہیں کھڑا رہ گیا اور دیر ہو گئی۔ اس وقت طلبہ کا اساتذہ کے ساتھ اس طرح کا پیار بھرا تعلق ہوتا تھا۔

آپ پائے کے جید عالم تھے۔ عربی فر فر بولا کرتے تھے۔ چونکہ خاکسار کے محلہ دار تھے۔ اس لئے مسجد محمود میں آپ کو بھی اور مجھے بھی درس دینے کا موقع میسر آیا۔ آپ کا درس علمی ہوتا اور تربیت کے کئی نکات کھول کر بیان کرتے۔ خاکسار کے درس پر مجھے حوصلہ بھی دیتے اور رہنمائی بھی کرتے۔ یہ محلہ علماء مبلغین کا محلہ ہے۔ اس لئے علماء کے سامنے ایک نوجوان کا درس دینا ایک معانی رکھتا تھا۔ اس لئے آپ نے مجھے بہت حوصلہ دیا۔ آپ کی کئی کتب منظر عام پر آچکی ہیں۔

ایسے اساتذہ کرام جو ابھی بفضل اللہ تعالیٰ بقید حیات ہیں

اب ایسے بزرگ اساتذہ کا ذکر اختصار سے اِس دُعا کے ساتھ کروں گا جن سے علم کا فیض پانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت ڈالے اور صحت کے ساتھ خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق دے۔ آمین

☆ مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب مدّ ظلہ العالی

ان اساتذہ میں سے سب سے پہلے ایسی بزرگ ہستی کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ جن کے علم اور کردار نے خاکسار کی کایا ہی پلٹ دی۔ اور وہ حضرت میر محمد اسحاقؓ کے بیٹے اور مکرم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ہم نے آنمحترم سے حدیث، موازنہ مذاہب، منطق اور تصوف کا علم حاصل کیا۔ میں نے آپ کو اپنی زندگی میں کسی طالب علم سے ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ ہنسی کے ساتھ طالب علم کو ٹال دیتے۔ تدریس میں کبھی کسی طالب علم کی باتوں میں نہ آتے۔ بات سُن کر ہنس دیتے اور دوبارہ پڑھانے میں مشغول ہو جاتے۔ لیکچر باقاعدہ گھر سے تیار کر کے آتے۔ چونکہ آپ بعد جامعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ ہوتے تھے۔ اس لئے اگلے دن کی تدریس کے لئے تیاری نہ کی ہوتی تو کلاس میں آتے ہی کہہ دیتے کہ آج میں تیاری نہیں کر سکا لیکن وقت ضائع کیے بغیر کسی بات پر گفتگو شروع کر دیتے۔ اگر تدریس کے دوران باہر کسی ترکھان کے کام کرنے سے آنے والی آوازوں سے یا جلسہ سالانہ کے بعد گراؤنڈ میں پڑی پرالی کو آگ لگانے سے دھویں سے ہماری تدریس میں خلل آتا تو کوئی کھڑکی بند کرتا تو کوئی اٹھ کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کرتا تو آپ کہا کرتے تھے۔ رہنے دیں۔ دن کام کے لیے چڑھا ہے انہیں ان کا کام کرنے دیں۔ آپ اپنا کام کریں۔ ایک دفعہ انصار اللہ کے اجتماع کے آخری روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ ایوان محمود میں بڑا کھانا تھا۔ مکرم میر صاحب کھانے کے انچارج تھے۔ کھانے کے بعد جب حضور واپس تشریف لے گئے اور انصار بھی قریباً جا چکے تھے تو ہم میں سے بعض ڈیوٹی پر مامور طلبہ نے مٹی کے آب خورے اور دوسرے برتن اسٹیج سے نیچے پھینک کر توڑنے شروع کر دیئے۔ جبکہ خاکسار کی ڈیوٹی اسٹیج کے قریب ہی ایک بلاک پر تھی، میں کھڑا ان کے اس فعل پر ہنس رہا تھا۔ آپ باہر سے اندر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں باڑ کی ایک کین تھی۔ آپ نے مجھے دو تین لگائیں۔ جب مکرم میر صاحب کا غصہ جاتا رہا تو میں نے آپ کے سامنے حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے ایک بھی آب خورا نہیں توڑا۔ آپ نے مجھے بلا وجہ سزا دی۔ آپ نے معذرت کی اور کہا کہ آپ میرے گھر چائے پر آئیں۔ مکرم محمد زکریا صاحب جو آج کل امیر جماعت ڈنمارک ہیں وہ میرے بلاک کے انچارج تھے انہوں نے میر صاحب سے کہا کہ میں ان کا انچارج ہوں اس لئے میں بھی ساتھ آؤں گا۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد ہم مکرم میر محمود احمد صاحب کے گھر واقع احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری میں حاضر ہوئے۔ آپ نے چائے کا انتظام کر رکھا تھا اور ہر چیز خود آگے بڑھ کر ہمیں پیش فرماتے اور بار بار کہتے کہ بی بی متین نے آپ کے لئے اسپیشل طور پر تیار کی ہے۔ جن میں گھر کی بنی آئس کریم مجھے آج بھی یاد ہے اور اس کا لاجواب ذائقہ آج بھی زبان پر محسوس ہوتا ہے۔

آپ کے ساتھ گزرے بے شمار واقعات سینہٴ قرطاس پر اُبھر رہے ہیں۔ مگر ایک واقعہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ درجہ رابعہ کا واقعہ ہے جب اعلان ہوا کہ کسی طالب علم کی ترقی کا انحصار چھ ماہ، سہ ماہی یا ماہانہ (اب مجھے یاد نہیں) امتحانات کے مارکس جمع کر کے ہو گا۔ آپ ہمیں موازنہ پڑھاتے تھے جو خاکسار کا پسندیدہ مضامین میں سے ایک تھا۔ ایک دفعہ موازنہ مذاہب میں، میں اپنی کلاس میں اوّل آگیا۔ آپ نے مجھے بلوایا اور پوچھا کہ آپ فلاں طالب علم (نام لے کر) سے آگے کیسے گزر گئے۔ خاکسار نے فضل خداوندی ہی قرار دیا اور دل میں سوچا کہ کسی کے ناکام ہونے پر کمیشن بیٹھتے تو سنا تھا۔ آج خاکسار کی کامیابی پر بھی کمیشن بیٹھ گیا ہے۔

کمیشن کی بات چل نکلی ہے تو غالباً درجہ ثانیہ کی بات ہے کہ میں ماسوائے انشاء کے تمام مضامین میں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہو گیا اور انشاء میں کمپارٹ آگئی۔ جس کی وجہ سے مجھے ایک کمیشن کا سامنا کرنا پڑا۔ جس کے ایک رکن مکرم میر محمود احمد صاحب بھی تھے۔ جو مجھ سے یوں گویا ہوئے۔ کہ کیا آپ نے دھوبی سے سفید لٹھے کی چادر دھلی دیکھی ہے۔ کیا دھلنے کے بعد اس پر کوئی داغ یا دھبہ نظر آتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ تو کہنے لگے کہ یہ نمبروں کی شیٹ دھوبی سے دُھل کر آئی ہے۔ اور اس پر ایک سیاہی کا دھبہ بطور کمپارٹ انشاء لگا ہوا ہے۔ اسے فوراً دھوئیں۔ یہ بھی سمجھانے کا کیا ہی اچھا طریق تھا جو ہمارے بزرگ اساتذہ نے اپنایا۔

☆مکرم قاری محمد عاشق صاحب ۔ سابق انچارج مدرسۃ الحفظ

آپ نے ممہدہ میں ہمیں قرأت اور تجوید سکھلائی۔ آپ غیر از جماعت سے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ آگے بڑھے اور جماعت میں اعلیٰ مقام تک رسائی پائی۔ مدرسۃ الحفظ کے سالہا سال تک انچارج رہے اور سینکڑوں طلبہ نے قرآن کریم حفظ کر کے نہ صرف آپ سے فیض پایا اور دنیا میں پھیل گئے بلکہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کی عملی تصویر بن کر دنیا بھر میں اس عظیم کتاب کے امین و محافظ بنے۔

آپ کے ساتھ خاکسار کا قریبی تعلق تب استوار ہوا جب آپ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے پہلے لاہور اور پھر خاکسار کے اسلام آباد تبادلہ پر اسلام آباد آتے رہے۔ خاکسار نے آپ کو اللہ کے بہت قریب پایا۔ آپ کی بہت اچھی اور پیاری آواز میں قرآن کریم کی تلاوت سالہا سال تک ایم ٹی اے پر نشر ہوتی رہی اور آج کل قاعدہ یسر نا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ کی کلاسز ایم ٹی اے پر سنائی دیتی ہیں۔ آپ ویسٹ کوٹ، شلوار قمیض اور ٹوپی پہنے دارالنصر سے جامعہ سائیکل پر آیا کرتے تھے۔ آج کل صاحب فراش ہیں۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

☆مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب۔ مبلغ انگلستان

آپ سے ہم منطق اور موازنہ مذاہب کے مضامین سے مستفیض ہوئے۔ آپ دارالرحمت سے سائیکل پر جامعہ آیا کرتے تھے۔ کبھی پینٹ شرٹ اور کبھی شلوار قمیض کے اوپر ویسٹ کوٹ اور سر پر ٹوپی ضرور ہوتی تھی۔ آپ کے چہرے پر بھی ہلکی ہلکی مسکراہٹ ضرور رہتی تھی۔

آپ کے تدریس کا طریق بھی بہت اچھوتا تھا۔ محنت کر کے تیاری کے ساتھ جامعہ آیا کرتے تھے۔ چونکہ آپ لندن سے واپس گئے تھے۔ اس لئے انگریزی کے بعض غلط العام الفاظ بھی دوران تدریس تصحیح کروا دیا کرتے تھے۔ جیسے پاکستان میں اکثر دکانوں کے ساتھ "ورکس" جیسے سائیکل ورکس لکھا ہوتا ہے۔ جو غلط العام وَرکَس بولا جاتا تھا۔ جس کی تصحیح آپ نے کروائی۔

ایک دفعہ آپ نے موازنہ مذاہب کے سالانہ امتحان کے پرچہ میں 10 سوال ترتیب دیئے اور ہر سوال کے آگے 10 جزو تھے۔ گویا 100 سوالات پر مشتمل 100 نمبروں کا پرچہ تھا۔ چونکہ خاکسار کا موازنہ مذاہب کا مضمون بہت پسندیدہ تھا۔ اس لئے خاکسار نے یہ تمام سوال حل کر لئے۔ اور ہر سوال کے 10 جزو حل کر کے خاکسار لکھتا۔ تِلۡکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ۔ اور آپ نے بھی مارکس دیتے وقت ہر سوال کے جواب پر 10 نمبر دے کر لکھا:

تِلۡکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ

☆مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب۔ صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ،ربوہ

آپ آج کل ربوہ میں صدر انجمن کے اعلیٰ ترین عہدہ صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان پر فائز ہیں۔ آپ منجھے ہوئے ادیب ہیں اور تحریر آپ کی بہت پختہ ہے۔

غالباً ہم ثانیہ میں تھے جب یہ فیصلہ ہوا کہ جامعہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو بطور استاد لیا جائے تو اس فیصلہ کے تحت سب سے پہلے آپ ٹیچر بن کر جامعہ میں آئے اور مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب کے صرف و نحو کے پیریڈ میں کلاس کے پیچھے آپ بیٹھا کرتے تھے اور پھر کچھ عرصہ آپ نے ہمیں پڑھایا بھی۔ آپ ایک اچھے مقرر ھیں اور ڈرافٹ تیار کرنے کے ماہر بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم اساتذہ کے درجات بلند کرتا رہے اور علم کے فیض کی تقسیم کرنے کے اجر سے نوازے اور جو اساتذہ بقید حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکت دے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

(ابو سعید)

عثمان مسعود جاوید۔سویڈن

یاد رفتگان

مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یاد میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربی سلسلہ مکرم محمد یونس خالد صاحب کی وفات کا تذکرہ اپنے 2 اپریل 2021ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ مربی صاحب کے ساتھ بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ خاکسار نے جب 1994ء میں بیعت کی تو مربی صاحب ماڈل ٹاؤن میں سلسلے کی خدمات بجا لا رہے تھے۔ پھر آپ علامہ اقبال ٹاؤن اپنے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ بہت سیدھے سادھے صوفی منش انسان تھے۔

مربی صاحب اخلاقیات پر درس کے ماسٹر تھے۔ یہ بات مجلس علامہ اقبال ٹاؤن کا ہر وہ شخص جانتا ہے جو اس زمانے میں علامہ اقبال ٹاؤن کا رہائشی تھا۔ اخلاقیات پر آپ کے مضامین چھپتے رہتے تھے جو تربیت کے پہلو سے بہت مفید ہوا کرتے تھے۔

1997ء میں میرے والدِ محترم جب انگلینڈ سے آئے تو ای ایس آر بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ ایک اچھے بھلے صحت مند آدمی سے نہایت نحیف اور کمزور انسان میں بدل چکے تھے۔ ساری فیملی والدِ محترم کو دیکھتی رہ گئی کہ یہ کیا ہوگیا ہے۔ اس وقت میں نے مربی صاحب کو کال کی حالات بالکل اچھے نہ تھے بکرا تک صدقہ کرنے کی استطاعت نہیں تھی کیونکہ بزنس میں بھیانک نقصان ہوا تھا۔ مربی صاحب نے فون پر ہی رہنمائی کی کہ عثمان! مرغی صدقہ کردو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ مرغی ہی صدقہ کی گئی اور والد محترم کینسر سے بچ گئے۔ یہ الگ بات ہے کہ انہیں نہیں پتہ تھا کہ ان کے احمدی بیٹے نے اپنے مربی سلسلہ سے رجوع کیا تھا۔

میرے انٹر میڈیٹ کے پرچے سر پر تھے۔ کسی کو دعا کے لئے درخواست کی۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اس دفعہ آپ کامیاب نہ ہوں گے۔ جس پر میں بہت مغموم ہوا اور مربی صاحب کو کال کی۔ آپ جلال میں آگئے

مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اور مجھے کہا کہ اس نام نہاد ولی کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھیں اور اللہ پر توکل کریں اور امتحان دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوا الحمدللہ۔

آپ نے یہودیت پر کتاب بھی لکھی۔ میں نے ان کو ریفرنس کے لئے مولانا مودودی کی ”یہودیت قرآن کی روشنی میں“ کا بتایا اور ابھی کوشش کر رہا تھا کہ کسی طریقے سے کتاب حاصل کر کے مولانا صاحب تک پہنچادوں کہ پتہ چلا وہ منگوا بھی چکے تھے۔ ان کی یہ کتاب غالباً ابھی تک شائع نہیں ہوئی اللہ کرے اگر وہ یہ کتاب لکھنے میں کامیاب ہو گئے تھے تو جلد شائع ہو۔ آمین۔

یہ جو دلیل چناب نگر یعنی چاند کا نگر اور چنیوٹ یعنی چاند کی اوٹ دی جاتی ہے یہ سب سے پہلے میری معلومات کے مطابق انہوں نے ہی بیان کی تھی۔ آپ نے باقاعدہ ایک قلمی نام سے روزنامہ جنگ کے معروف کالم نگار ارشاد احمد حقانی صاحب کو ایک آرٹیکل بھیجا تھا جسے حقانی صاحب نے اپنے کالم میں جگہ دی تھی۔

علامہ اقبال ٹاؤن کی مسجد میں ایک ایسے صاحب بھی آتے تھے جن کا دماغی توازن درست نہیں تھا۔ مربی صاحب نے ایک مرتبہ مشہور حدیث بہت جوش سے سنائی جس میں مذکور ہے کہ جو لوگ فجر پڑھنے مسجد نہیں آتے میرا دل کرتا ہے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ ساتھ ہی آواز آئی ”لگا دو“۔ سب دیکھتے رہ گئے اور بڑی مزاحیہ صورتحال پیدا ہوگئی (یہ واقعہ ایک دوست مکرم عامر منظور صاحب نے سنایا تھا میں عینی شاہد گواہ نہیں ہوں)۔

اسی طرح ”پھل“ نہیں آرہے تھے اور مجلس علامہ اقبال ٹاؤن تو مشہور تھی بیعتیں کرانے کے لئے تو مربی صاحب نے کہا کہ پھل نہیں آرہے۔ وہ بھائی اٹھے اور فوراً قریبی دکان سے پھل لا کر مربی صاحب کو دیے اور دوبارہ لطیفہ ہوگیا (مکرم عامر منظور صاحب راوی ہیں)۔

سویڈن آنے کے بعد میں نے مربی صاحب سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن کبھی رابطہ نہ ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہلِ خانہ، عزیز رشتہ دار اور احباب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

وہ ان مربیان سلسلہ میں سے تھے جو ہم بچوں کے نخرے اٹھاتے تھے۔ تبلیغ کرتا دیکھتے تھے تو حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اگر میری قسمت میں جنت لکھی ہے تو وہاں ان کی رفاقت نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

آج کی دعا

رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ مِّنَ السَّمَآءِ (تذکرہ صفحہ:71)

ترجمہ: اے میرے خدا! آسمان سے رحم اور مغفرت کر۔

رَبِّ اِنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ (تذکرہ صفحہ:71)

ترجمہ: اے میرے خدا! میں مغلوب ہوں میری طرف سے مقابلہ کر۔

اِیۡلِیۡ اِیۡلِیۡ لِمَا سَبَقۡتَنِیۡ۔ (تذکرہ صفحہ:71) (Aaily Aaily Lema Sabaqtani)

ترجمہ: اے میرے خدا اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

یہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدا تعالیٰ کے حضور رحم اور مدد و نصرت کی الہامی دعائیں ہیں۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجودہ حالات کے پیشِ نظر تمام مسلم امہ کی ہدایت اور ان کی مشکلات دور ہونے نیز تمام احمدیوں کی مشکلات دور ہونے کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور لمبی صحت و سلامتی والی بے انتہاء فضلوں، برکتوں والی عمر سے نوازے۔ پوری انسانیت اور جماعت کے حق میں آپ کی ساری دعائیں قبول فرمائے۔ آمین

آپ فرماتے ہیں:

”دعاؤں کا پھر آج میں کہنا چاہتا ہوں پاکستان کے احمدیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں مظلوم احمدیوں کو جہاں کہیں بھی ہیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مظلوم مسلمانوں کو جہاں بھی ہیں فلسطین کے یا کہیں بھی ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ سب کی مشکلات کو دور فرمائے اور آسانیاں پیدا فرمائے اور ان سب کو توفیق دے جو احمدی ہیں وہ حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور حقیقی احمدی بنیں۔ اور وہ مسلمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابھی تک پہچان نہیں رہے اللہ تعالیٰ انہیں پہچاننے اور بیعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام دنیا میں ہم جلد از جلد اسلام کا جھنڈا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا لہراتے ہوئے دیکھیں اور تمام دنیا میں ہم توحید کو قائم ہوتا ہوا دیکھیں۔“ (آمین)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2021ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

رپورٹ ذیشان محمود، عبدالہادی قریشی۔ سیرالیون

سیرالیون، مشاکا ربیجن میں مسجد کا بابرکت افتتاح اور تقریب آمین

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کو مؤرخہ 29؍مئی 2021ء کو مشاکا ربیجن کی مشمر اچیفڈم کی جماعت مماکی میں ایک نئی مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ افتتاح کے ساتھ اس سال میں قرآنِ کریم کا پہلا دور مکمل کرنے والوں کی تقریبِ آمین کا بھی انعقاد کیا گیا۔ اس مسجد کا کل مسقف احاطہ 30×45 فٹ ہے اور اس میں کل تین سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد کا سنگِ بنیاد مکرم حافظ صلاح الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے رکھا تھا جبکہ اس کے تعمیری کام کی نگرانی کی سعادت مکرم ولید احمد صاحب ریجنل مبلغ مشاکا ربیجن کو حاصل ہوئی۔ مقامی جماعت نے بھی وقارِ عمل کے ذریعہ تعمیری کام میں مدد کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز دن گیارہ بجے مکرم محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر جماعت سیرالیون کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے والوں سے قرآن مجید سنا اور ان میں اسناد تقسیم کیں۔ کل پندرہ بچوں کو قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ بچوں نے نماز سادہ نماز باترجمہ قرآنی ادعیہ اور احادیث اور وعدہ اطفال زبانی سنایا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا اور خاتم النبیین ﷺ کا حقیقی مفہوم جماعت کے سامنے رکھا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے باقاعدہ فیتہ کاٹ کر مسجد کا افتتاح کیا۔ اور دعا کروائی جس کے بعد نمازِ ظہر با جماعت ادا کی گئی۔ نماز کے بعد حاضرین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اس بابرکت تقریب میں 30 جماعتوں کے نمائندوں، 40 اماموں، 80 غیر از جماعت احباب، 10 سیکشن چیف، ایک کونسلر اور منسٹری آف ایگریکلچر کے نمائندہ سمیت کل 400 افراد نے شرکت کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو حقیقی نمازیوں سے آباد رکھے۔ آمین

بقیہ: دربار خلافت..... از صفحہ 2

تفسیر و تشریح سے دور ہو گئی۔ اب میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے امام مہدی ہیں۔ پھر لکھتی ہیں کہ آپ جو خدمت کر رہے ہیں اس کو بہت رشک کی نگاہ سے دیکھتی ہوں اور اس جہاد میں شریک ہونا چاہتی ہوں۔ براہِ کرم مجھے بھی اس کا موقع دیں۔ تو یہ وہ خوبصورت جہاد ہے جس کی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے اور قرآن اور حدیث سے علم پا کر دی ہے۔ یہ جہاد ہے جو آپ نے اس زمانے میں متعارف کروایا ہے جو صرف مردوں کے لئے نہیں ہے بلکہ مردوں کے شانہ بشانہ عورتیں بھی اس جہاد میں حصہ لے رہی ہیں اور لیتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات مردوں سے بڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔ پھر حسین محمد صالح صاحب ہیں۔ یہ الجزائر کے ہیں۔ مجھے لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ تقریباً دس سال قبل مجھے اسلام کا کچھ علم نہ تھا سوائے اس رسمی اسلام کے جو سب لوگ جانتے ہیں اور کئی ایک مسائل کا سامنا تھا لیکن پھر بھی میں قرآن پڑھتا تھا اور سمجھنے کی کوشش کرتا تھا۔ ایک دن میں ٹی وی کے آگے بیٹھا کوئی مذہبی چینل تلاش کر رہا تھا کہ مجھے ایم۔ ٹی۔ اے مل گیا جہاں پروگرام ’’اَلْحِوَارُالْمُبَاشَر‘‘ چل رہا تھا جس کا انداز اور علمیت اور مضمون مجھے پسند آیا۔ اور خاص طور پر پروگرام میں شریک علماء کا تمام ادیان کے بارے میں علم اور خصوصاً اسلامی علوم پر گرفت نے مجھے متاثر کیا۔ چنانچہ میں اسی لمحے سے احمدی ہوں اور میری روحانیت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اور مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کے خطبات، بہت سی عربی اور فرنچ کتابیں اور رسائل میرے پاس ہیں۔ میں نے تفسیر کبیر بھی ڈاؤن لوڈ کر کے پرنٹ کر لی ہے تا کہ لوگوں سے رابطہ کرنے میں آسانی رہے۔ لکھتے ہیں کہ بیعت میں تاخیر اس لئے کی کہ میں خود کو بظاہر احمدی سمجھتا تھا لیکن نورِ ایمان میرے دل میں راسخ نہیں ہوا اور مجھے ڈر لگا کہ عہدِ بیعت کی خلاف ورزی نہ کرنے والا ٹھہروں۔ لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے ہدایت عطا فرمائے اور مغفرت فرمائے اور استقامت بخشے۔ پس یہ فکریں ہیں نئے آنے والوں کی۔ بہت سارے پرانے احمدی جو بزرگوں کی اولادیں ہیں اُن کو بھی یہ فکریں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں کہ ہم نے عہدِ بیعت کو کس طرح اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ نبھانا ہے اور اُسے پورا کرنا ہے تبھی ہم حقیقی احمدی کہلا سکتے ہیں۔ پھر ایک ناصر صاحب ہیں۔ یہ بھی عرب ہیں۔ کہتے ہیں کہ چار سال قبل میرے اندر حق کی تلاش شروع ہوئی اور میں نے سنیوں اور شیعوں اور اثنا عشریوں وغیرہ سب کے مناظرات دیکھے۔ (اثنا عشری بھی شیعوں کا ایک فرقہ ہے جو بارہ اماموں کو مانتے ہیں)۔ کہتے ہیں کہ سب کے مناظرات دیکھے اور مجھے سنیوں کے دلائل مضبوط نظر آئے۔ پھر تقریباً تین ماہ قبل اتفاق سے میرا تعارف ایم۔ ٹی۔ اے سے ہوا ------ اور میری دلچسپی جماعت میں بڑھی اور معلوم ہوا کہ جماعت کے بارے میں جو باتیں لوگوں میں پھیلائی جاتی ہیں اُن کی بنیاد جماعت کے مخالف مولویوں احسان الٰہی ظہیر وغیرہ کی کتابوں پر ہے۔ اسی طرح اپنے معاشرے میں موجود علماء کا اپنے سے خیالات میں اختلاف رکھنے والے لوگوں کے عقائد کے بارے میں رویے نے مجھے بڑا پریشان کیا کیونکہ یہاں ہمارے پاس کچھ شیعہ ہیں اور لوگ ان سے تمسخر اور تحقیر سے پیش آتے ہیں۔ میں ہمیشہ اپنے دل میں یہ کہا کرتا تھا کہ مذہب کے معاملے میں کسی کو طعن کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے والدین بھی تو شیعہ یا نصاریٰ وغیرہ تھے اور ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ اگر میں حق پر ہوں تو مجھے دوسروں کے لئے دعا کرنی چاہئے نہ کہ اُن کی تحقیر اور تکبر سے کام لینا چاہئے کیونکہ یہی انبیاء کی سنت ہے۔ اسی طرح سلفیوں کے عقائد کو بھی میں صحیح نہیں سمجھتا ------ مجھے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے مزید دلائل مہیا فرمائیں اور یہ کہ بیعت کے بعد مجھے کیا کرنا ہو گا۔ میری مدد اور رہنمائی فرمائیں۔ تو اس طرح لوگ خط لکھتے ہیں۔ پھر عراق کے ایک غریب محمد صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ تین سال سے ایم۔ ٹی۔ اے دیکھ رہا ہوں اور تحقیق کر رہا تھا پھر استخارہ کیا لیکن کئی روز تک کوئی خواب نہ دیکھی۔ تاہم استخارہ جاری رکھا۔ پھر ایک روز خواب میں کوئی مجھے کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں یاد فرما رہے ہیں۔ پھر وہ شخص مجھے لے گیا اور کہنے لگا کہ اس خیمے میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرو۔ تب میں نے ایک ٹیلے کے اوپر لگے خیمے میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا۔ پھر وہی شخص کہنے لگا کہ اب دوسرے ٹیلے پر جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرو۔ میں خواب میں حیران ہوتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو کیسے ہو سکتے ہیں؟ تاہم میں نے دوسرے ٹیلے پر بھی خیمے کے اندر آنحضرتؐ کو اُسی شکل و صورت میں دیکھا گو قد ذرا سا کم تھا۔ اس خواب کے بعد مجھے انشراحِ صدر ہوا اور اب بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے اچھی بات مجھے یہ لگتی ہے کہ جماعت میں ہر ملک و قوم کے لوگ بغیر تمیز رنگ و نسل کے شامل ہو رہے ہیں۔ پس تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کا جو کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہے وہ آج صرف جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

(خطبہ جمعہ 16؍ستمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

نذیر احمد مظہر ڈاکٹر آلٹرنیٹیو میڈیسن کینیڈا

اجوائن کے لا تعداد فوائد

Carom Seed Omum Seed

اجوائن کیا ہے؟

عربی نام: کمون ملوکی
فارسی نام: تخم بنگ

اجوائن ایک ایسی دوا ہے جس سے تقریباً ہر شخص واقف ہے۔اس کا رنگ سیاہی مائل بھورا ہوتا ہے۔اس کی بو تیز ہوتی ہے۔اس کا مزاج تیسرے درجے میں گرم خشک ہوتا ہے۔

تیزابیت اور بد ہضمی سے نجات

اجوائن کا سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ ہمارے معدہ کو مضبوط بناتی ہے۔اجوائن میں موجود فعال انزائمز گیسٹرک جوس بنا کر ہاضمہ کے افعال کو بہتر بناتے ہیں۔ایک چچ زیرہ اور ایک چچ اجوائن میں 1/2 چچ ادرک کا پاؤڈر مکس کر کے روزانہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

نزلہ زکام کا علاج

اجوائن ناک کی رکاوٹ دور کر کے میوکس (بلغم) کو آسانی سے باہر نکالتی ہے۔اجوائن اور گڑ کو گرم کر کے پیسٹ بنالیں دو چچ دن میں دو بار کھائیں ۔

نظام تنفس

یہ نظام تنفس کی بیماریوں جیسا کہ دمہ اور برانکائٹس میں مفید ہے۔

درد شقیقہ مائی گرین کیلئے

اجوائن کا پاؤڈر کسی باریک کپڑے میں ڈال کر سانس کے ذریعہ اندر لے جائیں۔یہ بے حد فائدہ مند ہے۔

کانوں اور دانتوں کی بیماریوں کیلئے

علاج کے لئے تھوڑی سی اجوائن اور نمک نیم گرم پانی میں ڈال کر اس کے غرارے کریں۔یہ ایک بہترین ماؤتھ واش کے طور پر کام کرتی ہے

زخموں کو صاف کرنے کیلئے

اجوائن میں ایک جز پایا جاتا ہے جسے تھائی مول کہتے ہیں یہ بطور مضبوط دافع فنگس اور دافع جراثیم کام کرتا ہے اس کے لئے اجوائن کا سفوف بنا کر زخموں اور انفیکشنز پر لگائیں یہ بے حد مؤثر ہے۔

اجوائن کا پانی

اجوائن کے پانی کو انگریزی میں اوماواٹر کہتے ہیں یہ ایک آیورویدک معجزہ ہے خاص طور پر عورتوں کے لئے بے حد مفید ہے۔یہ حاملہ خواتین کی بدہضمی کے مسائل کا علاج کرتا ہے۔یہ ماہواری کے مسائل دور کرتا ہے اکثر بچوں کو ریاح کے مسائل کے علاج میں دیا جاتا ہے۔اجوائن کا پانی تیار کرنے کے لئے دو چچ بُھنی ہوئی اجوائن لے کر پانی میں ابالیں۔پھر اسے چھانیں اور استعمال کریں۔ذائقہ کے لئے شہد بھی شامل کر سکتے ہیں باقاعدگی سے اجوائن کا پانی پینا میٹابولزم کو بڑھاتا ہے چربی پگھلتی ہے۔اس

طرح اجوائن وزن کم کرنے میں بھی معاون ہے۔

بالوں کو سرمئی ہونے سے محفوظ رکھتا ہے

اجوائن وقت سے پہلے بالوں کو سرمئی ہونے سے بچاتی ہے۔اس کے لئے کری پتہ، خشک انگور، چینی اور اجوائن لے کر پانی میں ڈال کر پکائیں۔پھر روزانہ ایک گلاس پیئیں۔

مچھر بھگاؤ

اگر مارکیٹ سے خریدا گیا مچھر بھگاؤ کام نہیں کر رہا تو گھر پر بھی بہترین مچھر بھگاؤ بنا سکتے ہیں۔سرسوں کے تیل میں اجوائن مکس کر کے کارڈبورڈ کے ٹکڑوں پر لگا کر کمرے کے کونوں میں لٹکا دیں۔اس سے مچھر دور رہیں گے۔

جلد کی صفائی کیلئے

داغ دھبوں اور کیل مہاسوں کو دور کرنے کے لئے اجوائن کا پاؤڈر خاص طور پر مفید ہے۔

جوڑوں کے درد کیلئے

اجوائن میں اینٹی بائیوٹک اور مسکن خصوصیات پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے وہ جوڑوں کے درد سے لڑنے میں مددگار ہے۔سوزش کو کم کرتی ہے۔
اجوائن کے بیجوں کو پیس کر جوڑوں پر لگانا فائدہ مند ہے۔

معدہ کے درد کیلئے

گرم پانی کے اندر اجوائن اور نمک ڈال کر پینا بدہضمی اور معدہ کی درد کو دور کرنے کے لئے فائدہ مند ہے۔

دمہ کے علاج کیلئے

سانس کے ذریعے اجوائن کے دھوئیں کو اندر لے کر جانا سانس کی نالیوں کو کشادہ کرتا ہے اور سانس لینا آسان بناتا ہے دمہ کے مریض اجوائن اور گڑ کا پیسٹ بنا کر دن میں دوبار کھائیں۔یہ دمہ کے علاج کے لئے مددگار ہے۔

ذیابیطس کے علاج میں مفید

ایک چچ اجوائن میں 4 چچ بیل گری کے پتوں کا جوس پینا بے حد مؤثر ہے۔

الکوحل کے نشہ / زیادتی سے نجات کے لئے

الکوحل کے نشہ سے نجات حاصل کرنے میں اجوائن بہترین ہے۔

رات کے وقت 30 ملی لیٹر اجوائن کا جوشاندہ 50 دن تک پینا بہت فائدہ مند ہے۔

ہیضہ کیلئے

اجوائن میں اتنی صلاحیت پائی جاتی ہے کہ وہ تھریڈورم اور آنتوں کے بیکٹیریل انفیکشنز کو کم کر سکتی ہے اس لئے ہیضہ کے مریضوں کو دینا بے حد مفید ہے۔

گردوں کی پتھری نکالنے کیلئے

اجوائن، شہد اور سرکہ مکس کر کے 10 دن تک استعمال کریں۔
یہ گردے کی پتھری کو حل کر کے پیشاب کے ذریعے خارج کرنے میں مددگار ہے

ریاح کو کم کرنے کیلئے

اجوائن ایک بہترین ہاربل دوا ہے جو ریاح کو کم کرتی ہے۔

جنسی کمزوری کے علاج کیلئے

اجوائن جنسی کمزوری کے علاج کیلئے بے حد مفید ہے یہ سپرمز کی تعداد بڑھاتی ہے یہ سرعت انزال کے لئے بھی بہترین ہے اس کے لئے بُھنی ہوئی اجوائن لے کر املی کے چھلکے میں گرائنڈ کر لیں۔ایک چچ شہد اور ایک گلاس دودھ کے ساتھ روزانہ ایک چچ کھائیں۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

حسن ظن

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حاجی الحرمین حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میرے بعض دوستوں نے مجھ کو ملامت کی کہ تو اس قدر حسن ظن سے کیوں کام لیتا ہے؟ میں نے کہا یہ تو میرے خدا تعالیٰ نے بلاواسطہ مجھ کو بتایا ہے۔میں کیوں بد ظنی سے نہ بچوں۔بدظنی سے بچنے کا طریق سورہ نور کے پہلے رکوع میں لکھا ہے۔

(مرقات الیقین فی حیات نور الدین صفحہ 222)

مرسلہ: ناصرہ احمد۔کینیڈا

02جولائی 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:15	19:07
مدینہ منورہ	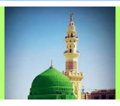	04:06	19:15
قادیان		03:48	19:38
ربوہ		03:28	19:18
اسلام آباد ٹلفورڈ	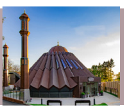	03:23	21:21